ایصال ثواب

افادات

متکلم اسلام مولانا محمد الیاس گھمن حفظہ اللہ

مرکز اہل السنۃ والجماعۃ سرگودھا پاکستان

ایصال ثواب

چند تمہیدی فوائد:

فائدہ نمبر 1:

سب سے پہلے چند الفاظ اور ان کے معانی سمجھیں:

1:میت... جو دنیا سے آخرت کی طرف منتقل ہو۔

2:اھل میت... دنیا سے آخرت کی طرف منتقل ہونے والے کے گھر والے۔

3:ثواب... انسان عمل خود کرے اور ثواب بھی خود لے

4:ایصالِ ثواب.. انسان عمل خود کرے اور ثواب کسی دوسرے کو دے

5:تعزیت... مرنے والے کے گھر والوں کو تسلی دینا

فائدہ نمبر 2:

ایصالِ ثواب ضرورت ہے میت کی اور تعزیت ضرورت ہے اھلِ میت کی۔ مرنے کے بعد انسان کا عمل کرنا ختم ہو جاتا ہے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رسولَ اللهِ صلى الله عليه وسلم قال:إِذَا مَاتَ الْإِنْسَانُ انْقَطَعَ عَنْهُ عَمَلُهُ إِلَّا مِنْ ثَلَاثَةٍ إِلَّا مِنْ صَدَقَةٍ جَارِيَةٍ أَوْ عِلْمٍ يُنْتَفَعُ بِهِ أَوْ وَلَدٍ صَالِحٍ يَدْعُو لَهُ

(صحیح مسلم باب مایلحق الانسان من الثواب بعد وفاتہ)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب انسان مر جاتا ہے تو اس کا عمل منقطع ہو جاتا ہے۔ مگر تین عمل صدقہ جاریہ، علم جس سے فائدہ اٹھایا جارہا ہو اور نیک اولاد جو اس کے لیے دعا کرتی ہے۔

اگر میت گناہگار ہے تو اسے ثواب کی ضرورت ہے تاکہ مغفرت ہو جائے اور اگر نیک ہے تو تب بھی ضرورت ہے تاکہ درجات بلند ہو جائیں۔

فائدہ نمبر 3:

ایصال ثواب کی بنیاد یہ ہے کہ عمل ایک شخص کا ہو اور اس کا فائدہ و نفع دوسرے کو ملے خواہ وہ نفع دنیا میں ملے یا دنیا سے جانے کے بعد قبر و آخرت میں ملے۔

مذہب اھل السنت والجماعت:

اھل السنت والجماعت کا مذہب یہ ہے کہ بدنی عبادات (مثلاً نوافل، حج، قربانی، تلاوتِ قرآن وغیرہ) اور مالی عبادات (مثلاً صدقہ و خیرات) کا ایصال ثواب زندہ اور مردہ دونوں کے لئے جائز ہے۔

دلائل اہل السنت والجماعت

دلیل نمبر 1:

خُذْ مِنْ أَمْوَالِهِمْ صَدَقَةً تُطَهِّرُهُمْ وَتُزَكِّيهِمْ بِهَا وَصَلِّ عَلَيْهِمْ إِنَّ صَلَاتَكَ سَكَنٌ لَهُمْ وَاللَّهُ سَمِيعٌ عَلِيمٌ.

(سورت توبہ: آیت 103)

ترجمہ: (اے پیغمبر!) ان لوگوں کے اموال سے صدقہ وصول کرلو جس کے ذریعے تم ان کے ظاہر اور باطن کو پاک کردو گے اور ان کے لیے دعا کرو۔ یقینا تمہاری دعا ان کے لیے سراپا تسکین ہے، اور اللہ ہر بات سنتا اور سب کچھ جانتا ہے۔

استدلال:

اس آیت میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا کو لوگوں کے لئے سراپائے تسکین فرمایا ہے، دعا والا عمل حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے اور فائدہ اہل ایمان کو ہے اور یہی ایصال ثواب کی حقیقت ہے۔

مشہور مفسر اسماعیل حقی بن مصطفی (ت 1137ھ) اس آیت کے تحت لکھتے ہیں:

وَالْخَامِسُ: إِنَّ فِي الدُّعَاءِ وَالْاِسْتِغْفَارِ نَفْعاً لِلْمَيِّتِ وَيَصِلُ ثَوَابُ جَمِيْعِ الْقُرَبِ إِلَيْهِ بَدَنِيًّا كَانَ أَوْ مَالِيًّا كَالصَّدَقَةِ وَالْعِتْقِ وَالصَّلَاةِ وَالصِّيَامِ وَالْحَجِّ وَالْقِرَاءَةِ.

(تفسیر روح البیان ج3 ص635)

ترجمہ: اس آیت میں پانچواں فائدہ یہ ہے دعا اور استغفار کا فائدہ میت کو ہوتا ہے اور تمام عبادات کا ثواب میت تک پہنچتا ہے چاہے عبادت بدنی ہو جیسے نماز، روزہ، حج اور تلاوت یا عبادت مالی ہو جیسے صدقہ اور غلام آزاد کرنا وغیرہ۔

دلیل نمبر 2:

وَالَّذِينَ جَاءُوا مِنْ بَعْدِهِمْ يَقُولُونَ رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَلِإِخْوَانِنَا الَّذِينَ سَبَقُونَا بِالْإِيمَانِ وَلَا تَجْعَلْ فِي قُلُوبِنَا غِلًّا لِلَّذِينَ آمَنُوا رَبَّنَا إِنَّكَ رَءُوفٌ رَحِيمٌ.

(سورۃ الحشر: آیت 10)

ترجمہ: اور (یہ مال فئی) ان لوگوں کا بھی حق ہے جو ان (مہاجرین اور انصار) کے بعد آئے۔ وہ یہ کہتے ہیں کہ: اے ہمارے پروردگار ہماری بھی مغفرت فرمایئے اور ہمارے ان بھائیوں کی بھی جو ہم سے پہلے ایمان لاچکے ہیں، اور ہمارے دلوں میں ایمان لانے والوں کے لیے کوئی بغض نہ رکھیے اے ہمارے پروردگار! آپ بہت شفیق، بہت مہربان ہیں۔

استدلال:

اس آیت کریمہ میں ایک مومن کے استغفار کا دوسرے مومن کے لئے مفید ہونے کا تذکرہ ہے اگر ایک مومن کے عمل استغفار کا دوسرے مومن کو فائدہ نہیں ہوتا تو پھر استغفار کا فائدہ کیا ہوا؟ اور یہی ایصال ثواب کی بنیاد ہے کہ عمل ایک مومن کا ہو اور فائدہ دوسرے مومن کو ہو۔

علامہ جلال الدین عبد الرحمٰن بن ابی بکر السیوطی الشافعی (ت 911ھ) فرماتے ہیں:

وَقَدْ نَقَلَ غَيْرُ وَاحِدٍ اَلْإِجْمَاعُ عَلٰى أَنَّ الدُّعَاءَ يَنْفَعُ الْمَيِّتَ وَدَلِيْلُهُ مِنَ الْقُرْآنِ قَوْلُهُ تَعَالٰى {وَالَّذِينَ جَاءُوا مِنْ بَعْدِهِمْ يَقُولُونَ رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَلِإِخْوَانِنَا الَّذِينَ سَبَقُونَا بِالْإِيمَانِ}

(شرح الصدور، باب ما ینفع المیت فی قبرہ)

ترجمہ: اور اس پر بہت سے علماء نے اجماع نقل کیا ہے کہ بے شک زندہ آدمی کی دعا کا میت کو فائدہ ہے اور اس کی دلیل قرآن کریم میں سورت الحشر کی یہ آیت ہے۔

دلیل نمبر 3:

رَبِّ اغْفِرْ لِي وَلِوَالِدَيَّ وَلِمَنْ دَخَلَ بَيْتِيَ مُؤْمِنًا وَلِلْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَلَا تَزِدِ الظَّالِمِينَ إِلَّا تَبَارًا.

(سورۃ نوح: آیت 28)

ترجمہ: میرے پروردگار! میری بھی بخشش فرما دیجیے، میرے والدین کی بھی، ہر اس شخص کی بھی جو میرے گھر میں ایمان کی حالت میں داخل ہوا ہے۔ اور تمام مومن مردوں اور مومن عورتوں کی بھی۔ اور جو لوگ ظالم ہیں ان کو تباہی کے سوا کوئی اور چیز عطا نہ فرمائیے۔

استدلال:

اس آیت کریمہ میں حضرت نوح علیہ السلام اپنی ذات کے ساتھ ساتھ اہل ایمان کے لئے بھی دعا فرما رہے ہیں اگر ایک مومن کی دعا دوسرے مومن کے لئے مفید نہیں تو دعا کرنے کا فائدہ کیا ہو گا؟ اور یہی ایصال ثواب کی بنیاد ہے کہ عمل ایک مومن کا ہو اور فائدہ دوسرے مومن کو ہو۔

مشہور مفسر حضرت قاضی ثناء اللہ پانی پتی (ت 1225ھ) فرماتے ہیں:

وَالظَّاهِرُ اَنَّ اِنْتِفَاعَ الْاَمْوَاتِ وَالْاَحْيَاءِ بِدُعَاءِ الْاَحْيَاءِ غَيْرُ مُخْتَصَّةٍ بِهٰذِهِ الْاُمَّةِ وَقَدْ قَالَ نُوحٌ عَلَيْهِ السَّلَامُ رَبِّ اغْفِرْ لِيْ وَلِوَالِدَيَّ وَلِمَنْ دَخَلَ بَيْتِيَ مُؤْمِناً وَّلِلْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ.

(تفسیر مظہری؛ سورت النجم آیت وان لیس للانسان الا ما سعیٰ)

ترجمہ: یہ بات واضح ہے کہ زندہ آدمی کی دعا کا فائدہ زندہ اور مردہ کو ہونا اس امت کی خصوصیت نہیں کیونکہ حضرت نوح علیہ السلام نے اپنی ذات کے ساتھ ساتھ دیگر ایمان والوں کے لئے بھی دعا فرمائی تھی۔

دلیل نمبر 4:

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رسولَ اللهِ صلى الله عليه وسلم قال: إِذَا مَاتَ الْإِنْسَانُ انْقَطَعَ عَنْهُ عَمَلُهُ إِلَّا مِنْ ثَلَاثَةٍ إِلَّا مِنْ صَدَقَةٍ جَارِيَةٍ أَوْ عِلْمٍ يُنْتَفَعُ بِهِ أَوْ وَلَدٍ صَالِحٍ يَدْعُو لَهُ

(صحیح مسلم: کتاب الوصية باب ما يلحق الإنسان من الثواب بعد وفاته)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب انسان مر جاتا ہے تو اس کا عمل منقطع ہو جاتا ہے۔ مگر تین عمل صدقہ جاریہ، علم جس سے فائدہ اٹھایا جا رہا ہو اور نیک اولاد جو اس کے لیے دعا کرتی ہے

دلیل نمبر 5:

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ مِمَّا يَلْحَقُ الْمُؤْمِنَ مِنْ عَمَلِهِ وَحَسَنَاتِهِ بَعْدَ مَوْتِهِ عِلْمًا عَلَّمَهُ وَنَشَرَهُ وَوَلَدًا صَالِحًا تَرَكَهُ وَمُصْحَفًا وَرَّثَهُ أَوْ مَسْجِدًا بَنَاهُ أَوْ بَيْتًا لِابْنِ السَّبِيلِ بَنَاهُ أَوْ نَهْرًا أَجْرَاهُ أَوْ صَدَقَةً أَخْرَجَهَا مِنْ مَالِهِ فِي صِحَّتِهِ وَحَيَاتِهِ يَلْحَقُهُ مِنْ بَعْدِ مَوْتِهِ

(سنن ابن ماجہ: باب ثواب معلم الناس الخیر)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: موت کے بعد مومن کو جو اعمال اور نیکیاں ملتی ہیں وہ یہ ہیں۔ علم جو سیکھا پھر اس کی اشاعت کی یا نیک بیٹا چھوڑ گیا یا قرآن پاک وراثت میں چھوڑا یا مسجد کی تعمیر کی یا مسافر خانہ بنایا یا نہر کھدوائی یا وہ صدقہ جو اپنے مال سے تندرستی اور زندگی میں نکالا، ان کا ثواب موت کے بعد بھی ان کو پہنچتا ہے۔

دلیل نمبر 6:

عَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَنَّ فِي الإِسْلامِ سُنَّةً حَسَنَةً فَعُمِلَ بِهَا بَعْدَهُ، كُتِبَ لَهُ مِثْلُ أَجْرِ مَنْ عَمِلَ بِهَا، وَلا يَنْقُصُ مِنْ أُجُورِهِمْ شَيْءٌ وَمَنْ سَنَّ فِي الإِسْلامِ سُنَّةً سَيِّئَةً فَعُمِلَ بِهَا بَعْدَهُ كُتِبَ عَلَيْهِ مِثْلُ وِزْرِ مَنْ عَمِلَ بِهَا، وَلا يَنْقُصُ مِنْ أَوْزَارِهِمْ شَيْءٌ

(صحیح مسلم: باب من سن سنة حسنة أو سيئة ومن دعا إلى هدى أو ضلالة)

ترجمہ: حضرت جریر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے رسم ڈالی اسلام میں اچھی اس کا اس کو اجر ملے گا اور جو لوگ بعد میں اس پر عمل کریں گے ان کا بھی اس کو اجر ملے گا اور ان کے اجر میں کوئی کمی نہ ہوگی اور جس نے اسلام میں کوئی بد رسم جاری کی اس کو اس کا بھی گناہ ہوگا اور جتنے لوگ اس کے بعد اس بد رسم پر عمل کریں گے ان کا بھی اس کو گناہ ہوگا اور ان کے گناہ میں بھی کوئی کمی نہ ہوگی۔

دلیل نمبر 7:

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ رَجُلًا قَالَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أُمِّي افْتُلِتَتْ نَفْسُهَا وَأَظُنُّهَا لَوْ تَكَلَّمَتْ تَصَدَّقَتْ فَهَلْ لَهَا أَجْرٌ إِنْ تَصَدَّقْتُ عَنْهَا قَالَ: نَعَمْ.

(صحیح البخاری: بَاب مَا يُسْتَحَبُّ لِمَنْ تُوُفِّيَ فُجَاءَةً أَنْ يَتَصَدَّقُوا عَنْهُ، صحیح مسلم: باب وصول ثواب الصدقات إلى الميت)

ترجمہ: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ایک آدمی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ اس کی والدہ اچانک فوت ہوگئی اور اس نے کوئی وصیت نہیں کی اور میرا گمان ہے کہ اگر وہ بات کرتی تو صدقہ کرتی اب اگر میں اس کی طرف سے صدقہ کروں تو کیا اس کو اس کا ثواب پہنچے گا؟ فرمایا ہاں۔

دلیل نمبر 8:

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَجُلًا قَالَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَبِي مَاتَ وَتَرَكَ مَالًا وَلَمْ يُوصِ فَهَلْ يُكَفِّرُ عَنْهُ أَنْ أَتَصَدَّقَ عَنْهُ قَالَ نَعَمْ

(صحیح مسلم: باب وصول ثواب الصدقات إلى الميت)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا، میرے والد فوت ہوگئے اور مال چھوڑا اور وصیت نہیں فرمائی اگر میں اس کی طرف سے صدقہ کروں تو اس کو کفایت کرے گا؟ فرمایا ہاں۔

دلیل نمبر 9:

حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ أَخْبَرَنَا حَجَّاجٌ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ الْعَاصَ بْنَ وَائِلٍ نَذَرَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ أَنْ يَنْحَرَ مِائَةَ بَدَنَةٍ وَأَنَّ هِشَامَ بْنَ الْعَاصِ نَحَرَ حِصَّتَهُ خَمْسِينَ بَدَنَةً وَأَنَّ عَمْرًا سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذَلِكَ فَقَالَ أَمَّا أَبُوكَ فَلَوْ كَانَ أَقَرَّ بِالتَّوْحِيدِ فَصُمْتَ وَتَصَدَّقْتَ عَنْهُ نَفَعَهُ ذَلِكَ.

(مسند احمد: رقم الحدیث 6704)

ترجمہ: حضرت عبد اللہ بن عمرو سے روایت ہے کہ عاص بن وائل نے زمانہ جاہلیت میں سو اونٹ ذبح کرنے کی نذر مانی۔ اس کے بیٹے ہشام نے باپ کی طرف سے 50 اونٹ ذبح کیے، عمرو رضی اللہ عنہ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا ان کا کیا ہوگا؟ فرمایا، تیرا باپ توحید کا اقرار کرتا اور تو روزہ رکھ کر یا صدقہ کر کے ثواب پہنچاتا تو اس کو اس سے فائدہ ہوتا۔

دلیل نمبر10:

عَبْدُ الرَّحْمَنِ بن الْعَلَاءِ بن اللَّجْلاجِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: قَالَ لِي أَبِي اللَّجْلاجُ ابو خالد "يَا بُنَيَّ، إِذَا مُتُّ فَأَلْحِدْلِي فَإِذَا وَضَعْتَنِي فِي لَحْدِي، فَقُلْ: بِسْمِ اللهِ وَعَلَى مِلَّةِ رَسُولِ اللهِ، ثُمَّ سِنَّ التُّرَابَ عَلَيَّ سِنًّا، ثُمَّ اقْرَأْ عِنْدَ رَأْسِي بِفَاتِحَةِ الْبَقَرَةِ، وَخَاتِمَتِهَا، فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ ذَلِكَ

(المعجم الکبیر للطبرانی: رقم الحدیث 491)

ترجمہ: علاء بن اللجلاج کہتے ہیں کہ میرے والد نے مجھے وصیت کرتے ہوئے کہا کہ جب میں مر جاؤں تو میرے لیے لحد بناؤ اور جس وقت مجھے لحد میں رکھو تو "بسم الله وعلى ملة رسول الله صلى الله عليه و سلم "کہو، پھر مجھ پر مٹی ڈال دو اور اس کے بعد میرے سر کی جانب سورۃ بقرۃ کا ابتدائی اور آخر پڑھو کیونکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسا کہتے ہوئے سنا ہے۔

تصحیح حدیث:

علامہ نور الدین علی بن ابی بکر الہیثمی (ت 807ھ) فرماتے ہیں:

رواه الطبرانی فی الکبیر ورجاله موثقون.

(مجمع الزوائد: ج3 ص44- باب مایقول عند ادخال المیت القبر)

ترجمہ: اس حدیث کو امام طبرانی نے المعجم الکبیر میں روایت کیا ہے اور اس روایت کے تمام راوی ثقہ ہیں۔

استدلال:

مردے کے سراہنے قرآن کی تلاوت کا مردے کو فائدہ ہوتا ہے، اسی لیے صحابی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی قبر پر سورت بقرہ کی آیات کی تلاوت کی وصیت فرمائی اور اس کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مرفوعاً بیان کیا۔

دلیل نمبر11:

عَنِ ابْنِ عُمَرَ يَقُولُ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، يَقُولُ: إِذَا مَاتَ أَحَدُكُمْ فَلا تَحْبِسُوهُ وَأَسْرِعُوا بِهِ إِلَى قَبْرِهِ، وَلْيُقْرَأْ عِنْدَ رَأْسِهِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ، وَعِنْدَ رِجْلَيْهِ بِخَاتِمَةِ الْبَقَرَةِ فِي قَبْرِهِ

(المعجم الکبیر للطبرانی: رقم الحدیث 13613، شعب الایمان للبیہقی: فصل فی زیارۃ القبور)

ترجمہ: حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ جب تم میں سے کسی کا انتقال ہو جائے تو اسے روک کے مت رکھو بلکہ جلدی سے اسے قبرستان لے جا کر تدفین کرو اور اس کے سرہانے کی جانب سورۃ الفاتحہ اور پاؤں کی جانب سورۃ البقرہ کی آخری آیات تلاوت کرو۔

تصحیح روایت:

حافظ ابو الفضل شہاب الدین احمد بن علی ابن حجر عسقلانی الشافعی (ت 852ھ) فرماتے ہیں:

أخرجه الطّبرانی بإسناد حسن. (فتح الباری: باب السرعۃ بالجنازۃ)

ترجمہ: امام طبرانی نے اس کو سند حسن کے ساتھ روایت کیا ہے۔

فائدہ: میت کو دفن کرنے کے بعد سر کی جانب پہلی روایت کے مطابق سورۃ البقرہ کی ابتدائی آیات جبکہ دوسری روایت میں سورۃ الفاتحہ کی تلاوت کا ذکر ہے اور مشکوٰۃ المصابیح باب دفن المیت میں حضرت عبد اللہ بن عمر کی مذکورہ بالا روایت میں بھی سورۃ البقرہ کی ابتدائی آیات کا تذکرہ ہے اس لئے دونوں کے پڑھنے کی گنجائش موجود ہے۔

دلیل نمبر 12:

عَنْ عَلِیِّ بْنِ أَبِی طَالِبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ مَرَّ عَلَی الْمَقَابِرِ وَقَرَأَ قُلْ هُوَ اللهُ أَحَدٌ إِحْدٰی عَشْرَۃَ مَرَّۃً، ثُمَّ وَهَبَ اَجْرُهٗ لِلْأَمْوَاتِ أُعْطِیَ مِنَ الْأَجْرِ بِعَدَدِ الْأَمْوَاتِ

(فضائل سورۃ الاخلاص للحسن الخلال: ص54، کنز العمال: ج15، ص655)

ترجمہ: حضرت علی رضی اللہ عنہ، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: جو شخص قبرستان سے گزرے اور 11 مرتبہ "قل ھو اللہ احد" پڑھ کر اس کا ثواب مردوں کو بخشے اسے بھی مردوں کی تعداد کے برابر ثواب دیا جائیگا۔

دلیل نمبر 13:

مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُوْ حَنِیْفَۃَ قَالَ حَدَّثَنَا الْهَیْثَمُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَابِطٍ أَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ضَحّٰی بِکَبْشَیْنِ أَمْلَحَیْنِ ذَبَحَ اَحَدَهُمَا عَنْ نَفْسِهٖ و الْآخَرَ عَمَّنْ قَالَ: لَا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللهِ

(کتاب الآثار: ص175 باب الاضحیۃ، رقم الحدیث 790)

ترجمہ: عبد الرحمٰن بن سابط سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دو موٹے تازے مینڈھے ذبح کیے، ایک اپنی جانب سے اور دوسرا ہر اس شخص کی جانب سے جس نے "لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ" پڑھا ہو۔

فائدہ:

اس روایت میں جس طرح ایصال ثواب کا ذکر ہے۔ اسی طرح مکمل کلمہ کا بھی ثبوت ہے۔ نیز ان کتب میں بھی کلمہ طیبہ کے ثبوت پر احادیث مبارکہ ذکر کی گئی ہیں:

کتاب الاسماء والصفات لابی بکر البیہقی: ج1 ص263، المعجم الکبیر للطبرانی: رقم الحدیث 11093، طبقات المحدثین باصبہان لابی الشیخ الاصبہانی: ج2 ص292، المستدرک علی الصحیحین لابی عبد اللہ الحاکم: ج2 ص671، مجمع الزوائد ومنبع الفوائد لنور الدین الہیثمی: رقم الحدیث 9639

سوال: مذکورہ بالا روایت سے قرآن کریم پڑھ کر میت کو ایصال ثواب کرنے کا جواز ثابت نہیں ہوتا؟

جواب نمبر 1:

عَنْ أَبِی هُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ- قَالَ قَالَ رسول الله صلی الله علیه وسلم فُضِّلْتُ عَلَی الْأَنْبِیَاءِ بِسِتٍّ أُعْطِیتُ جَوَامِعَ الْکَلِمِ، وَنُصِرْتُ بِالرُّعْبِ، وَأُحِلَّتْ لِیَ الْغَنَائِمُ، وَجُعِلَتْ لِیَ الْأَرْضُ طَهُوْرًا وَمَسْجِدًا، وَأُرْسِلْتُ إِلَی الْخَلْقِ کَافَّۃً، وَخُتِمَ بِیَ النَّبِیُّوْنَ

(صحیح مسلم: کتاب المساجد و مواضع الصلاۃ)

ترجمہ: رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ رب العزت نے مجھے چھ چیزیں وہ عطا فرمائی ہیں جو گزشتہ انبیاء علیہم السلام کو عطا نہیں فرمائیں۔ مجھے جوامع الکلم عطا فرمائے، رعب کے ذریعہ میری مدد فرمائی، میرے لئے مال غنیمت کو حلال فرمایا، پوری زمین کو میرے لئے پاکی کا ذریعہ اور نماز کی جگہ بنایا، مجھے تمام مخلوقات کا نبی بنا کر بھیجا گیا ہے اور سلسلہ نبوت مجھ پر ختم فرما دیا ہے۔

اس حدیث پاک میں پہلی چیز فرمائی کہ اللہ تعالی نے مجھے جوامع الکلم عطا فرمائے۔ "کلمہ" اور "کلمہ جامعہ" میں فرق ہے۔ لفظ ایک ہو اور معنی (مسئلہ) بھی ایک ہو تو یہ کلمہ ہے اور اگر لفظ تو ایک ہو اور معانی (مسائل) کئی ہوں تو یہ کلمہ جامعہ ہے۔ اگر ایک ایک چیز کے ایصال ثواب کو بیان کر دیا جاتا تو صرف مسئلہ ایصال ثواب پر لاکھوں احادیث جمع ہو جاتیں۔ ہر مسئلہ پر حدیث وہ مانگتا ہے جو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو صرف نبی سمجھتا ہے اور ایک حدیث کو کئی مسائل کے لئے کافی وہ سمجھتا ہے جو حضور اکرام صلی اللہ علیہ وسلم کو آخری نبی سمجھتا ہے۔

جواب نمبر2:

ہر عمل کے ثواب کامالک عمل کرنے والاخود ہوتا ہے خواہ وہ صدقہ ہو یا تلاوت ،جب صدقہ کے اجر کا مالک کسی دوسرے کو اجر دے سکتا ہے تو تلاوت قرآن کے ثواب کامالک بھی اپنااجر دوسرے کو دے سکتا ہے۔

دلیل نمبر14:

روی الامام الحافظ المحدث ابن ابی شَيْبَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، عَنِ الْمُجَالِدِ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ : كَانَتِ الأَنْصَارُ يَقْرَؤُونَ عِنْدَ الْمَيِّتِ بِسُورَةِ الْبَقَرَةِ. (مصنف ابن ابی شیبۃ:ج5ص12)

ترجمہ:انصار فوت شدہ شخص کے قریب سورۃ البقرۃ پڑھا کرتے تھے۔

تصحیح الحدیث:

اس روایت کے روات کی توثیق پیش خدمت ہے:

1:حفص بن غیاث: ثقة مامون فقيه(طبقات الحفاظ:ج ص رقم الترجمۃ)

2:مجالد بن سعید: العلامة المحدث۔۔۔ويُدْرَجُ في عِدَادِ صغار التابعين قال النسائي: ثقة و قال مرة: ليس بالقوى

(سیر اعلام النبلاء:ج6ص284)

3:عامر بن شراحيل الشعبي: كَانَ والله كبيرَ الْعِلْمِ، عظيمَ الحِلْمِ، قديمَ السِّلْمِ، مِنَ الْإِسْلَامِ بِمَكَانٍ، ثقة

(تہذیب التہذیب:ج3ص340،ص341)

لہذااس کی روایت حسن درجہ کی ہے۔

ایصال ثواب اور اسلاف امت:

ہر عمل کے ثواب کامالک عمل کرنے والاخود ہوتا ہے خواہ وہ صدقہ ہو یا تلاوت ۔یہی موقف اکابرین امت کا ہے حوالہ جات ملاحظہ فرمائیں۔

1: امام ابو عبد اللہ احمد بن محمد حنبل الشیبانی(ت 241ھ)فرماتے ہیں

إِذَا دَخَلْتُمُ الْمَقَابِرَ فَاقْرَؤُا بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَالْمُعَوِّذَتَيْنِ وَقُلْ هُوَ اللهُ أَحَد وَاجْعَلُوْا ثَوَابَ ذٰلِكَ لِأَهْلِ الْمَقَابِرِ فَإِنَّهُ يَصِلُ إِلَيْهِمْ

(مرقاۃ المفاتیح:باب دفن المیت)

ترجمہ:جب تم قبرستان جاوتو سورت فاتحہ ،سورت اخلاص،سورت الفلق اور سورت ناس کی تلاوت کر کے قبرستان والوں کو ایصال ثواب کیا کروان چیزوں کا ثواب قبر والوں کو ملتا ہے

2: علامہ علاء الدین ابو بکر بن مسعود بن احمد الکاسانی الحنفی(ت587ھ)لکھتے ہیں:

فإِنَّ مَنْ صَامَ أو صَلّٰى أو تَصَدَّقَ وَجَعَلَ ثَوَابَهُ لِغَيْرِهِ من الْأَمْوَاتِ أو الْأَحْيَاءِ جَازَ وَيَصِلُ ثَوَابُهَا إلَيْهِمْ عِنْدَ أَهْلِ السُّنَّةِ وَالْجَمَاعَةِ--- وَعَلَيْهِ عَمَلُ الْمُسْلِمِينَ من لَدُنْ رسول اللهِ صلى الله عليه وسلم إلَى يَوْمِنَا هذا من زِيَارَةِ الْقُبُورِ وَقِرَاءَةِ الْقُرْآنِ عليها وَالتَّكْفِينِ وَالصَّدَقَاتِ وَالصَّوْمِ وَالصَّلَاةِ وَجَعْلِ ثَوَابِهَا لِلْأَمْوَاتِ.

(بدائع الصنائع:ج2ص فصل نبات الحرم)

ترجمہ:اگر کسی نے روزہ رکھا،نماز پڑھی یاصدقہ کیااور اس کاثواب کسی مردہ یازندہ کو پہنچایاتویہ جائز ہے اور اہل السنۃ والجماعۃ کے ہاں ان اعمال

کا ثواب دوسروں کو پہنچتا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دور سے لے کر اب مسلمانوں کا انہی کاموں پر عمل رہا ہے کہ قبروں کی زیارت کرتے ہیں، وہاں قرآن کی تلاوت کرتے ہیں، مردوں کو کفن دیتے ہیں، صدقات کرتے ہیں، روزے رکھتے ہیں، نمازیں پڑھتے ہیں اور ان تمام کاموں کا ثواب مردوں کو بخشتے ہیں۔

3: امام ابو عبد اللہ محمد بن احمد الانصاری القرطبی المالکی (ت 671ھ) لکھتے ہیں:

وَإِنَّهُ يَصِلُ إِلَى الْمَيِّتِ ثَوَابُ مَا يُقْرَءُ وَيُدْعىٰ وَيُسْتَغْفَرُ لَهُ وَيُتَصَدَّقُ عَلَيْهِ

(التذکرۃ فی احوال الموتی وامور الآخرۃ: ص 101 باب ماجاء فی قراۃ القرآن عند القبر حالۃ الدفن وبعدہ)

ترجمہ: بے شک میت کے لیے جو قرآن پڑھا جائے، جو دعا کی جائے، اس کے لیے استغفار کیا جائے اور اس کے لیے صدقہ کیا جائے تو ان چیزوں کا ثواب اس کو پہنچتا ہے۔

مزید فرماتے ہیں

وَفِيْ مُسْنَدِ أَبِيْ دَاوُدَ الطَّيَالِسِي: فَوَضَعَ عَلىٰ أَحَدِهِمَا نِصْفاً وَعَلَى الْآخَرِ نِصْفاً وَقَالَ إِنَّهُ يَهُوْنُ عَلَيْهِمَا مَادَامَ فِيْهِمَا مِنْ بَلُوْتِهِمَا شَيْءٌ ، قَالُوْا: وَيُسْتَفَادُ مِنْ هٰذَا غَرْسُ الْأَشْجَارِ وَ قِرَاءَةُ الْقُرْآنِ عَلَى الْقُبُوْرِ وَإِذَا خُفِّفَ عَنْهُمْ بِالْأَشْجَارِ فَكَيْفَ بِقِرَاءَةِ الرَّجُلِ الْمُؤْمِنِ الْقُرْآنَ

(التذکرۃ للقرطبی: ص 101)

ترجمہ: مسند ابی داؤد الطیالسی میں روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے شاخ کا ایک حصہ ایک قبر پر اور ایک حصہ دوسری قبر پر رکھا اور فرمایا: ان شاخوں میں جب تک تری موجود رہے گی ان کی وجہ سے ان مردوں پر عذاب میں تخفیف ہوتی رہے گی۔ علماء فرماتے ہیں کہ اس حدیث سے قبروں پر درخت لگانے اور قرآن کی تلاوت کا جواز ثابت ہوتا ہے۔ جب درختوں کے ذریعے عذاب میں تخفیف ہو سکتی ہے تو مومن کے قرآن پڑھنے سے کیوں نہیں ہو سکتی؟!

4: علامہ تقی الدین ابو العباس احمد بن عبد الحلیم بن عبد السلام بن تیمیہ الحنبلی (ت 728ھ) سے اس بارے میں سوال ہوا، سوال جواب پیش خدمت ہے:

سُئِلَ: عَنْ قِرَاءَةِ أَهْلِ الْمَيِّتِ تَصِلُ إِلَيْهِ؟ وَالتَّسْبِيحُ وَالتَّحْمِيدُ، وَالتَّهْلِيلُ وَالتَّكْبِيرُ، إذَا أَهْدَاهُ إلَى الْمَيِّتِ يَصِلُ إلَيْهِ ثَوَابُهَا أَمْ لَا؟

الْجَوَابُ: يَصِلُ إلَى الْمَيِّتِ قِرَاءَةُ أَهْلِهِ، وَتَسْبِيحُهُمْ، وَتَكْبِيرُهُمْ، وَسَائِرُ ذِكْرِهِمْ لِلّٰهِ تَعَالَى، إذَا أَهْدَوْهُ إلَى الْمَيِّتِ، وَصَلَ إلَيْهِ، وَاللّٰهُ أَعْلَمُ.

(الفتاویٰ الکبریٰ لابن تیمیہ: ج 3 ص 38 کتاب الجنائز- رقم المسئلۃ 26)

ترجمہ: آپ سے سوال کیا گیا کہ اہلِ میت اگر قرآن مجید پڑھ کر اس کا ثواب میت کو بخشیں تو کیا یہ ثواب میت کو پہنچے گا؟ اس طرح سبحان اللہ، الحمد للہ، لا الہ الا اللہ اور اللہ اکبر پڑھ کر میت کو ثواب بھیجیں تو کیا اس کا ثواب میت کو پہنچے گا یا نہیں؟

امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ نے جواب دیا کہ اہل میت تلاوت قرآن، تسبیح، تکبیر اور سارے ذکر واذکار کا ثواب میت کو ہدیہ کریں تو ضرور پہنچتا ہے۔

5: وَخَتَمَ ابْنُ السِّرَاجِ عَنْهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكْثَرَ مِنْ عَشَرَةِ آلَافِ خَتْمَةٍ.

(ردالمحتار لابن عابدین: ج 3 ص 152 مطلب فی إھداء ثواب القراءۃ للنبی صلی اللہ علیہ وسلم)

ترجمہ: ابن السراج رحمۃ اللہ علیہ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے دس ہزار مرتبہ قرآن ختم فرمائے۔

فائدہ:

ابن السراج کا تعارف

آپ قاضی القضاۃ جمال الدین ابو الثناء محمود بن احمد القونوی الحنفی ہیں۔ "قونوی" یہ ترکی کے ایک شہر "قونیة" کی طرف منسوب ہے۔ آپ کی ولادت 700ھ سے قبل ہوئی۔ عالم فاضل، جامع علوم نقلیہ وعقلیہ تھے۔ آپ نے ابتدائی علم اپنے والد گرامی ابو العباس احمد سے حاصل کیا جو جلال الدین خبازی کے شاگرد تھے اور جلال الدین خبازی مشہور اصولی علامہ عبد العزیز بخاری کے شاگرد ہیں۔ فقہ میں امتیازی مقام کے مالک تھے۔ آپ نے تدریس وافتاء کا کام کیا اور دمشق کے قاضی ہوئے۔ آپ کی تصانیف میں کتاب منتہیٰ شرح مغنی فی الاصول، قلائد شرح عقائد، زبدۃ شرح عمدہ، خلاصۃ النہایہ حاشیۃ الہدایہ، تقریری شرح تحریر القدوری، تہذیب احکام القرآن، جمع بین وقفی ہلال والخصاف، اعجاز فی الاعتراض علی الادلۃ الشرعیہ، المعتمد مختصر مسند ابی حنیفہ، المعتقد شرح المعتمد وغیرہ شامل ہیں۔ آپ کی وفات 770ہجری میں دمشق میں ہوئی۔

6: ملا علی بن سلطان القاری الھروی الحنفی (ت1014ھ) فرماتے ہیں:

وَقَالَ عُلَمَاؤُنَا: اَلْأَصْلُ فِي الْحَجِّ عَنِ الْغَيْرِ أَنَّ الْإِنْسَانَ لَهُ أَنْ يَجْعَلَ ثَوَابَ عَمَلِهِ لِغَيْرِهِ مِنَ الْأَمْوَاتِ وَالْأَحْيَاءِ حَجًّا أَوْ صَلَاةً أَوْ صَوْماً أَوْ صَدَقَةً أَوْ غَيْرَهَا كَتِلَاوَةِ الْقُرْآنِ وَالْأَذْكَارِ فَإِذَا فَعَلَ شَيْئًا مِنْ هٰذَا وَجَعَلَ ثَوَابَهُ لِغَيْرِهِ جَازَ وَيَصِلُ إِلَيْهِ عِنْدَ أَهْلِ السُّنَّةِ وَالْجَمَاعَةِ

(مرقاۃ المفاتیح شرح مشکوۃ المصابیح: ج ص باب الملاحم)

ترجمہ: ہمارے علماء کہتے ہیں کہ دوسرے کی طرف سے حج (کے جائز ہونے) کی بنیاد یہ ہے کہ انسان اپنے عمل کا ثواب مردوں یا زندوں کو پہنچائے چاہے وہ عمل حج ہو، نماز ہو، روزہ ہو، صدقہ ہو یا اس کے علاوہ ہو مثلاً تلاوتِ قرآن، ذکر واذکار وغیرہ۔ اگر بندہ ان اعمال میں سے کوئی عمل کرے اور اس کا ثواب دوسرے کو بھیجے تو یہ جائز ہے اور اہل السنت والجماعت کے ہاں اس کا ثواب پہنچتا ہے۔

:7

الْأَصْلُ فی هذا الْبَابِ أَنَّ الْإِنْسَانَ له أَنْ يَجْعَلَ ثَوَابَ عَمَلِهِ لِغَيْرِهِ صَلَاةً كان أو صَوْمًا أو صَدَقَةً أو غَيْرَهَا كَالْحَجِّ وَقِرَاءَةِ الْقُرْآنِ وَالْأَذْكَارِ وَزِيَارَةِ قُبُورِ الْأَنْبِيَاءِ عليهم الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ وَالشُّهَدَاءِ وَالْأَوْلِيَاءِ وَالصَّالِحِينَ وَتَكْفِينِ الْمَوْتَى وَجَمِيعِ أَنْوَاعِ الْبِرِّ كَذَا فی غَايَةِ السُّرُوجِيِّ شَرْحِ الْهِدَايَةِ

(فتاویٰ العالمگیریہ: ج ص کتاب المناسک- الباب الرابع عشر فی الحج عن الغیر)

ترجمہ: اس باب (یعنی حج) میں اصل یہ ہے کہ انسان اپنے عمل کا ثواب دوسرے کو پہنچا سکتا ہے چاہے وہ عمل نماز ہو، روزہ ہو، صدقہ ہو یا اس جیسا کوئی دوسرا عمل جیسے حج، تلاوت قرآن، ذکر واذکار، انبیاء علیہم السلام، شہداء اور صالحین کی قبور کی زیارت، مردوں کو کفن دینا، نیز ہر قسم کی نیکی کا یہی حکم ہے۔ یہ تفصیل ہدایہ کی شرح الغایۃ للسروجی میں ہے۔

فائدہ نمبر 1: یہ تمام اکابرین جہاں عبادت مالیہ کے بارے میں ایصال ثواب کے قائل ہیں وہاں عبادت بدنیہ بطور خاص تلاوت قرآن کے بارے میں بھی ایصال ثواب کے قائل ہیں۔

فائدہ نمبر 2:

میت کے لیے ہاتھ اٹھا کر دعا مانگنا بھی جائز ہے اور بغیر ہاتھ اٹھائے مانگنا بھی جائز ہے۔ یہی راہِ اعتدال ہے۔

عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ لَمَّا فَرَغَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ حُنَيْنٍ بَعَثَ أَبَا عَامِرٍ عَلَى جَيْشٍ إِلَى أَوْطَاسٍ فَلَقِيَ دُرَيْدَ بْنَ الصِّمَّةِ فَقُتِلَ دُرَيْدٌ وَهَزَمَ اللهُ أَصْحَابَهُ قَالَ أَبُو مُوسَى وَبَعَثَنِي مَعَ أَبِي عَامِرٍ فَرُمِيَ أَبُو عَامِرٍ فِي رُكْبَتِهِ رَمَاهُ جُشَمِيٌّ بِسَهْمٍ

فَأَثْبَتَهُ فِي رُكْبَتِهِ فَانْتَهَيْتُ إِلَيْهِ فَقُلْتُ يَا عَمِّ مَنْ رَمَاكَ فَأَشَارَ إِلَى أَبِي مُوسَى فَقَالَ ذَاكَ قَاتِلِي الَّذِي رَمَانِي فَقَصَدْتُ لَهُ فَلَحِقْتُهُ فَلَمَّا رَآنِي وَلَّى فَاتَّبَعْتُهُ وَجَعَلْتُ أَقُولُ لَهُ أَلَا تَسْتَحْيِي أَلَا تَثْبُتُ فَكَفَّ فَاخْتَلَفْنَا ضَرْبَتَيْنِ بِالسَّيْفِ فَقَتَلْتُهُ ثُمَّ قُلْتُ لِأَبِي عَامِرٍ قَتَلَ اللَّهُ صَاحِبَكَ قَالَ فَانْزِعْ هَذَا السَّهْمَ فَنَزَعْتُهُ فَنَزَا مِنْهُ الْمَاءُ قَالَ يَا ابْنَ أَخِي أَقْرِئْ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ السَّلَامَ وَقُلْ لَهُ اسْتَغْفِرْ لِي وَاسْتَخْلَفَنِي أَبُو عَامِرٍ عَلَى النَّاسِ فَمَكُثَ يَسِيرًا ثُمَّ مَاتَ فَرَجَعْتُ فَدَخَلْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَيْتِهِ عَلَى سَرِيرٍ مُرْمَلٍ وَعَلَيْهِ فِرَاشٌ قَدْ أَثَّرَ رِمَالُ السَّرِيرِ بِظَهْرِهِ وَجَنْبَيْهِ فَأَخْبَرْتُهُ بِخَبَرِنَا وَخَبَرِ أَبِي عَامِرٍ وَقَالَ قُلْ لَهُ اسْتَغْفِرْ لِي فَدَعَا بِمَاءٍ فَتَوَضَّأَ ثُمَّ رَفَعَ يَدَيْهِ فَقَالَ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِعُبَيْدٍ أَبِي عَامِرٍ وَرَأَيْتُ بَيَاضَ إِبْطَيْهِ ثُمَّ قَالَ اللَّهُمَّ اجْعَلْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَوْقَ كَثِيرٍ مِنْ خَلْقِكَ مِنْ النَّاسِ فَقُلْتُ وَلِي فَاسْتَغْفِرْ فَقَالَ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِعَبْدِ اللَّهِ بْنِ قَيْسٍ ذَنْبَهُ وَأَدْخِلْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مُدْخَلًا كَرِيمًا قَالَ أَبُو بُرْدَةَ إِحْدَاهُمَا لِأَبِي عَامِرٍ وَالْأُخْرَى لِأَبِي مُوسَى.

(صحیح البخاری: کتاب المغازی. باب غزوۃ اوطاس)

ترجمہ: حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غزوہ حنین سے فارغ ہو گئے تو آپ نے ایک دستے کے ساتھ ابوعامر رضی اللہ عنہ کو وادی اوطاس کی طرف بھیجا۔ اس معرکہ میں درید ابن الصمہ سے مقابلہ ہوا۔ درید قتل کر دیا گیا اور اللہ تعالیٰ نے اس کے لشکر کو شکست دے دی۔ ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ابوعامر رضی اللہ عنہ کے ساتھ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے بھی بھیجا تھا۔ ابوعامر رضی اللہ عنہ کے گھٹنے میں تیر آکر لگا۔ بنی جعشم کے ایک شخص نے ان پر تیر مارا تھا اور ان کے گھٹنے میں اتار دیا تھا۔ میں ان کے پاس پہنچا اور کہا: چچا! یہ تیر آپ پر کس نے پھینکا؟ انہوں نے ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ کو اشارے سے بتایا کہ وہ جعشمی میرا قاتل ہے جس نے مجھے نشانہ بنایا ہے۔ میں اس کی طرف لپکا اور اس کے قریب پہنچ گیا لیکن جب اس نے مجھے دیکھا تو وہ بھاگ پڑا میں نے اس کا پیچھا کیا اور میں یہ کہتا جاتا تھا، تجھے شرم نہیں آتی، تجھ سے مقابلہ نہیں کیا جاتا۔ آخر وہ رک گیا اور ہم نے ایک دوسرے پر تلوار سے وار کیا۔ میں نے اسے قتل کر دیا اور ابوعامر رضی اللہ عنہ سے جا کر کہا کہ اللہ نے آپ کے قاتل کو قتل کروادیا۔ انہوں نے فرمایا کہ میرے (گھٹنے میں سے) تیر نکال لے، میں نے نکال دیا تو اس سے پانی جاری ہو گیا پھر انہوں نے فرمایا: بھتیجے! نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو میرا سلام پہنچانا اور عرض کرنا کہ میرے لیے مغفرت کی دعا فرمائیں۔ ابوعامر رضی اللہ عنہ نے لوگوں پر مجھے اپنا نائب بنا دیا۔ اس کے بعد وہ تھوڑی دیر اور زندہ رہے اور شہادت پائی۔ میں واپس ہوا اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پہنچا۔ آپ اپنے گھر میں بانوں کی ایک چارپائی پر تشریف فرما تھے۔ اس پر کوئی بستر بچھا ہوا نہیں تھا اور بانوں کے نشانات آپ کی پیٹھ اور پہلو پر پڑ گئے تھے۔ میں نے آپ سے اپنے اور ابوعامر رضی اللہ عنہ کے واقعات بیان کئے اور یہ کہ انہوں نے دعا مغفرت کے لیے درخواست کی ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے پانی طلب فرمایا اور وضو کیا پھر ہاتھ اٹھا کر دعا کی، اے اللہ! عبید ابوعامر کی مغفرت فرما۔ میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بغل میں سفیدی (جب آپ دعا کر رہے تھے) دیکھی۔ پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کی، اے اللہ! قیامت کے دن ابوعامر کو اپنی بہت سی مخلوق سے بلند تر درجہ عطا فرمائیو۔ میں نے عرض کیا اور میرے لیے بھی اللہ سے مغفرت کی دعا فرما دیجئیے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کی اے اللہ! عبداللہ بن قیس ابوموسیٰ کے گناہوں کو بھی معاف فرما اور قیامت کے دن اچھا مقام عطا فرمائیو۔ ابوبردہ نے بیان کیا کہ ایک دعا ابوعامر رضی اللہ عنہ کے لیے تھی اور دوسری ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ کے لیے۔

فائدہ نمبر 3:

عموماً وہ مقام جہاں پر دعاء کے الفاظ متعین ہیں وہاں پر ہاتھ اٹھائے بغیر دعاء مانگنا ثابت ہے جیسے صبح اٹھتے وقت کی دعاء، بیت الخلاء جاتے وقت کی دعاء، وہاں سے نکلتے وقت کی دعاء، وضو شروع کرتے وقت اور وضو کے بعد کی دعاء، اذان کے بعد کی دعاء، گھر سے نکلنے کی دعاء، گھر میں داخل ہونے کی دعاء، مسجد داخل ہونے کی دعاء، مسجد سے باہر نکلنے کی دعاء، بازار میں داخل ہونے کی دعاء، کھانا کھانے کی دعاء، دودھ پینے کی دعاء، میاں بیوی کے

ملاپ کے وقت کی دعاء، رات کو سوتے وقت کی دعاء، وغیرہ وغیرہ۔ اور جہاں دعاء کے الفاظ متعین نہیں وہاں ہاتھ اٹھا کر دعاء مانگنا ثابت ہے جیسے فرض نمازوں کے بعد (سوائے جنازہ کے)، میت کو قبر میں دفن کرنے کے بعد، دینی مجالس کے اختتام پر، حوادثات سے حفاظت کے لیے، خیر وبرکت کے لیے، اپنی حاجات کو مانگنے کے لیے دن رات کے کسی بھی حصے میں، وغیرہ۔

غیر مقلدین کا موقف:

غیر مقلدین کا موقف یہ ہے کہ تلاوت قرآن مجید کا ایصال ثواب کرنا درست نہیں، میت کو اس کا ثواب نہیں پہنچتا۔

حافظ صلاح الدین یوسف "وَأَنْ لَّيْسَ لِلْإِنْسَانِ إِلَّا مَا سَعٰى" کی تفسیر میں لکھتے ہیں:

"اس آیت سے ان علماء کا استدلال صحیح ہے جو کہتے ہیں کہ قرآن خوانی کا ثواب میت کو نہیں پہنچتا، اس لیے کہ یہ مردہ کا عمل ہے نہ اس کی محنت۔"

(تفسیر احسن البیان ص 691)

حافظ عبد الستار الحماد لکھتے ہیں:

"صحیح موقف یہی ہے کہ قرآن پڑھنے کا میت کو ثواب نہیں پہنچتا۔"

(فتاویٰ اصحاب الحدیث: ج1 ص175)

دلیل نمبر 1:

﴿وَأَنْ لَّيْسَ لِلْإِنْسَانِ إِلَّا مَا سَعٰى﴾

سورۃ النجم آیت 39

حافظ صلاح الدین یوسف اس آیت کی تفسیر میں لکھتے ہیں:

"اس آیت سے ان علماء کا استدلال صحیح ہے جو کہتے ہیں کہ قرآن خوانی کا ثواب میت کو نہیں پہنچتا، اس لیے کہ یہ مردہ کا عمل ہے نہ اس کی محنت۔"

(تفسیر احسن البیان ص 691)

جواب نمبر 1:

یہ استدلال درست نہیں۔ اس لیے کہ اگر یہی موقف اختیار کیا جائے کہ جو چیز مردہ کا عمل ہو نہ اس کی محنت تو اس کا ثواب مردہ کو نہیں پہنچتا تو اس کی رو سے تو میت کے لیے استغفار، نمازِ جنازہ، صدقاتِ نافلہ وغیرہ کا انکار لازم آتا ہے کیونکہ یہ امور بھی میت کے اعمال ہیں نہ اس کی محنت جبکہ فریق مخالف خود ان کا قائل ہے۔ اس لیے اس آیت کا یہ مطلب نہیں جو کہ منکرین نے سمجھا ہے۔

جواب نمبر 2:

آیت میں "سعی" سے مراد "سعی ایمانی" ہے یعنی کسی کا ایمان دوسرے کو ایمان کی جگہ فائدہ نہیں سے گا۔

جواب نمبر 3:

اصل میں تو بندے کو اسی عمل کی جزاء ملتی ہے جو اس نے خود کیا باقی اگر کوئی اور مومن اپنے کسی عمل کا اجر دوسرے مومن کو دینا چاہے تو اللہ پاک فضل واحسان کا معاملہ فرما کر اسے وہ بھی عطا فرما دیتے ہیں۔

حافظ ابو عمرو تقی الدین عثمان بن عبد الرحمان بن عثمان المعروف ابن صلاح رحمہ اللہ ت 643ھ فرماتے ہیں:

لَاحَقَّ لَهُ وَلَا جَزَاءُ الَّا فِيْمَا سَعىٰ وَلَايَدْخُلُ فِيْهِ مَايَتَبَرَّعُ بِهِ الْغَيْرُ مِنْ قِرَاءَةٍ اوْ دُعَاءٍ وَ انَّهُ لَاحَقَّ لَهُ فِيْ ذٰلِكَ وَلَا مُجَازَاةَ وَ اِنَّمَا

اِعْطَاءِ الْغَیْرِ تَبَرُّعاً.

(تکملۃ فتح الملہم: ج3ص115ص116)

ترجمہ: آدمی کا حق اور جزاء اسی کام میں ہے جو اس نے سعی کی ہے، وسرا آدمی جو اس کو قراءت یا دعا کا ثواب تبرعاً دیتا ہے اصلاً تو اس بندے کا اس میں حق نہیں بلکہ یہ اس کی طرف سے تبرع ہے۔

حاصل اس جواب کا یہ ہے کہ اصلاً غیر کا اس کے عمل میں تو حق نہیں ہے لیکن جب غیر اس کو اپنا حق تبرعاً دے دے تو اب اس کو اس سعی کا اجر ملے گا۔

دلیل نمبر2:

ایصال ثواب بالقرآن کا دستور دورِ صحابہ رضی اللہ عنہم میں نہیں تھا۔ اگر یہ جائز ہوتا تو صحابہ تو اس کو ضرور کرتے۔

جواب نمبر1:

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے فرامین اور حضرات صحابہ رضی اللہ عنہم کے عمل سے یہ ثابت ہے جیسا کہ اوپر روایات گزر چکی ہیں۔

جواب نمبر2:

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرات صحابہ رضی اللہ عنہم کے دور مبارک میں فوت شدہ افراد کے لیے صدقہ، خیرات، قربانی، غلام آزاد کرنے، اس کی طرف سے حج کرنے، عمرہ کرنے وغیرہ کے کئی واقعات ثابت ہیں اور مسئلہ کے ثبوت کے لیے اتنا ہی کافی ہے۔

جواب نمبر3:

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے دور میں دو قسم کے کام تھے۔

1: جن میں اعلان، اظہار اور تداعی مطلوب ہو مثلاً باجماعت نماز، رمضان کے روزے، حج، عمرہ، قربانی وغیرہ۔ ان کا اظہار اولیٰ ہوتا ہے۔

2: جن میں اخفاء و پوشیدگی افضل ہوتی ہے جیسے غرباء کی امداد، کسی کی خیر خواہی چاہنا، یتیموں کی خبر گیری کرنا، بیواؤں کا خیال رکھنا۔ ان امور میں اخفاء بہتر اور اظہار نہ کرنا اولیٰ ہوتا ہے۔

ایصال ثواب کا مسئلہ قسم ثانی میں سے ہے۔ تو اس کے تقاضے کے مطابق یہ امور مخفی ہوتے تھے ہاں البتہ اس باب کے چند متفرق واقعات اس لیے منقول ہوئے کہ کسی صحابی نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے کسی صدقہ کے بارے میں کوئی بات پوچھی اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بتادی یا اس کے بیان کا کوئی محرک پیش آیا اور بیان کر دیا گیا۔ اس لیے ایسے واقعات زیادہ منقول نہیں۔

غیر مقلد کے اکابر علماء اور مسئلہ ایصال ثواب

فرقہ اہلحدیث کے وہ علماء جن پر ان کے مذہب کی بنیاد ہے جیسے مثلاً قاضی محمد بن علی شوکانی، محمد بن اسماعیل امیر، مولانا محمد عبد الرحمٰن مبارکپوری، مولانا ثناء اللہ امرتسری وغیرہ سب اس مسئلہ پر متفق ہیں کہ ایصال ثواب بالقرآن جائز اور درست ہے اور اس کا انکار کرنا شریعت کے مقصد کے خلاف ہے۔

1: قاضی محمد بن علی شوکانی (ت1250ھ)

لِحَدِیْث (اِقْرَؤُوْا عَلٰی مَوْتَاکُمْ یٰس) وَقَدْ تَقَدَّمَ وَبِالدُّعَاءِ مِنَ الْوَلَدِ لِحَدِیْث (أَوْ وَلَد صَالِح یَدْعُوْ لَهُ) وَمِنْ غَیْرِہٖ لِحَدِیْث (اِسْتَغْفِرُوْا لِأَخِیْکُمْ وَسَلُوْا لَهُ التَّثْبِیْتَ فَإِنَّهُ الْآنَ یُسْئَلُ) وَقَدْ تَقَدَّمَ وَلِحَدِیْث (فَضْلُ الدُّعَاءِ لِلْأَخِ بِظَهْرِ الْغَیْبِ) وَلِقَوْلِهٖ تَعَالٰی { والذین جاؤوا من بعدهم یقولون ربنا اغفر لنا ولإخواننا الذین سبقونا بالإیمان } وَلَمَّا ثَبَتَ مِنَ الدُّعَاءِ لِلْمَیِّتِ عِنْدَ الزِّیَارَۃِ

کَحَدِیْثِ بُرَیْدَۃَ عِنْدَ مُسْلِمٍ وَأَحْمَدَ وَابْنِ مَاجَۃَ قَالَ (کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم یُعَلِّمُھُمْ إِذَا خَرَجُوْا اِلَی الْمَقَابِرِ اَنْ یَقُوْلُوْا قَائِلُھُمْ: اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ أَھْلَ الدِّیَارِ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُسْلِمِیْنَ وَإِنَّا إِنْ شَاءَ اللّٰہُ بِکُمْ لَاحِقُوْنَ نَسْأَلُ اللّٰہَ لَنَا وَلَکُمُ الْعَافِیَۃَ) وَبِجَمِیْعِ مَا یَفْعَلُہُ الْوَلَدُ لِوَالِدَیْہِ مِنْ أَعْمَالِ الْبِرِّ لِحَدِیْثِ (وَلَدُ الْإِنْسَانِ مِنْ سَعْیِہٖ)

(نیل الاوطار للشوکانی: باب وصول ثواب القرب المھداۃ إلی الموتی)

ترجمہ: سورۃ یٰسین کا ثواب بھی میت کو ملتا ہے اولاد کی طرف سے بھی اور غیر اولاد کی طرف سے بھی، اس واسطے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم اپنے مردوں پر سورۃ یٰسین پڑھا کرو، اور دعا کا نفع بھی میت کو پہنچتا ہے اولاد کرے یا کوئی اور، یہ بھی حدیث سے ثابت ہے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنے بھائی کے لیے مغفرت طلب کرو اور ثبات قدمی کی دعا کرو، اور باری تعالیٰ کے اس قول کی بنا پر "والذین جاؤ وامن بعدھم" اور جو کارِ خیر اپنے والدین کے لیے کرے سب کا ثواب والدین کو پہنچتا ہے۔ اس واسطے کہ حدیث میں آیا ہے کہ انسان کی اولاد اس کی سعی (محنت) سے ہے۔

2: مولانا محمد عبد الرحمٰن مبارکپوری (ت 1353ھ)

موصوف اپنے ایک فتویٰ میں مشہور شافعی عالم وفقیہ علامہ ابو حفص سراج الدین عمر بن علی بن احمد الانصاری الشافعی المعروف ابن النحوی (ت 804ھ) کے حوالہ سے نقل کرتے ہیں اور اس پر اپنے تصدیقی دستخط بھی ثبت کرتے ہیں:

"لَا یَصِلُ عِنْدَنَا ثَوَابُ الْقِرَاءَۃِ عَلَی الْمَشْھُوْرِ وَالْمُخْتَارُ الْمَوْصُوْلُ إِذَا سَئَلَ اللّٰہَ إِیْصَالَ ثَوَابِ قِرَاءَتِہٖ وَیَنْبَغِی الْجَزْمُ بِہٖ لِاَنَّہٗ دُعَاءٌ فَإِذَا جَازَ دُعَاءٌ لِلْمَیِّتِ بِمَا لَیْسَ لِلدَّاعِیْ فَلِاَنْ یَجُوْزَ بِمَا ھُوَ لَہٗ اَوْلٰی وَیَبْقَی الْاَمْرُ فِیْہِ مَوْقُوْفًا عَلَی اسْتِجَابَۃِ الدُّعَاءِ وَھٰذَا الْمَعْنٰی لَا یَخْتَصُّ بِالْقِرَاءَۃِ بَلْ یَجْرِیْ فِیْ سَائِرِ الْاَعْمَالِ وَالظَّاھِرُ اَنَّ الدُّعَاءَ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اَنَّہٗ یَنْفَعُ الْمَیِّتَ وَالْحَیَّ وَالْقَرِیْبَ وَالْبَعِیْدَ بِوَصِیَّۃٍ وَغَیْرِھَا وَعَلٰی ذَالِکَ اَحَادِیْثُ کَثِیْرَۃٌ بَلْ کَانَ الْاَفْضَلَ اَنْ یَدْعُوْا لِاَخِیْہِ بِظَھْرِ الْغَیْبِ

ترجمہ: ہمارے نزدیک مشہور قول یہ ہے کہ قراءت قرآن کا ثواب میت کو نہیں پہنچتا لیکن راجح یہ ہے کہ قرآن پڑھنے کا ثواب میت کو ملتا ہے جب کہ اللہ تعالیٰ سے قراءتِ قرآن کے ثواب پہنچنے کا سوال کرے (یعنی قرآن پڑھ کر دعا کرے اور یہ سوال کرے کہ یا اللہ! اس قراءت کا ثواب فلاں میت کو تو پہنچادے) اور دعا کے قبول ہونے پر امر موقوف رہے گا یعنی اگر دعا اس کی قبول ہوئی تو قراءت کا ثواب میت کو پہنچے گا اور اگر دعا قبول نہ ہوئی تو نہیں پہنچے گا اور اس طرح پر قراءت کا ثواب پہنچنے کا جزم کرنا لائق ہے۔ اس واسطے کہ یہ دعا ہے۔ پس جب کہ میت کے لیے ایسی چیز کی دعا کرنا جائز ہے جو داعی کے اختیار میں نہیں ہے تو اس کے لیے ایسی چیز کی دعا کرنا بدرجہ اولیٰ جائز ہوگا جو داعی کے اختیار میں ہے اور یہ بات ظاہر ہے کہ دعا کا نفع میت کو بالاتفاق پہنچتا ہے اور زندہ کو بھی پہنچتا ہے، نزدیک ہو خواہ دور اور اس بارے میں بہت سی حدیثیں آئی ہیں بلکہ افضل یہ ہے کہ آدمی اپنے بھائی کے لیے غائبانہ دعا کرے۔"

(بحوالہ فتاویٰ نذیریہ ج 1 ص 441 تا 444)

3: مولانا ابو الوفا ثناء اللہ امرتسری (ت 1367ھ)

موصوف لکھتے ہیں:

"ھو الموفق: متاخرین علمائے اہل حدیث میں سے محمد بن اسماعیل امیر رحمۃ اللہ علیہ نے "سبل السلام" میں مسلک حنفیہ کو ارجح دلیلاً بتایا ہے یعنی یہ کہا ہے کہ قرآتِ قرآن اور تمام عبادات بدنیہ کا ثواب میت کو پہنچنا ازروئے دلیل کے زیادہ قوی ہے اور علامہ شوکانی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی "نیل الاوطار" میں اسی کو حق کہا ہے مگر اولاد کے ساتھ خاص کیا یعنی یہ کہا ہے کہ اولاد اپنے والدین کے لیے قراتِ قرآن یا جس عبادت بدنی کا ثواب پہنچانا چاہے تو جائز ہے کیونکہ اولاد کا تمام عملِ خیر؛ مالی ہو یا بدنی اور بدنی میں قراءت قرآن ہو یا نماز یا روزہ یا کچھ اور سب والدین کو پہنچتا

ہے۔"

(فتاویٰ ثنائیہ ج2ص35)

امر تسری صاحب اس کے آخر میں اپنی تحقیق پیش یوں پیش کرتے ہیں:

"قرآتِ قرآن سے ایصال ثواب کے متعلق بعد تحقیق یہی فتویٰ ہے کہ اگر کوئی شخص قرآن مجید کی تلاوت کرکے ثواب میت کو بخشے تو اس کا ثواب میت کو پہنچتا ہے بشر طیکہ پڑھنے والا خود بغرضِ ثواب بغیر کسی رسم ورواج کی پابندی کے پڑھے۔"

(فتاویٰ ثنائیہ: ج2ص39)

ایصال ثواب کے چند واقعات:

1: قاضی ابو بکر محمد بن عبد الباقی بن محمد الانصاری الکعبی المعروف "قاضی المارِستان" (ت535ھ) نقل کرتے ہیں:

عَنْ سَلَمَةَ بْنِ عُبَيْدٍ قَالَ قَالَ حَمَّادُ الْمَكِّيُّ خَرَجْتُ لَيْلَةً إِلَى مَقَابِرِ مَكَّةَ فَوَضَعْتُ رَأْسِيْ عَلَى قَبْرٍ فَنِمْتُ فَرَأَيْتُ أَهْلَ الْمَقَابِرِ حَلْقَةً حَلْقَةً فَقُلْتُ قَامَتِ الْقِيَامَةُ قَالُوْا لَا وَلٰكِنْ رَجُلٌ مِنْ إِخْوَانِنَا قَرَأَ قُلْ هُوَ اللهُ أَحَدٌ وَجَعَلَ ثَوَابَهَا لَنَا فَنَحْنُ نَقْتَسِمُهُ مُنْذُ سَنَةٍ

(احادیث الشیوخ الثقات المعروف "المشیخة الکبریٰ": ج3ص1363رقم707)

ترجمہ: حماد مکی کہتے ہیں ایک رات میں مکہ کے ایک قبرستان گیا اور ایک قبر پہ سر رکھ کے سو گیا میں نے نیند کی حالت میں دیکھا کہ قبر میں مدفون لوگ مختلف ٹولیوں میں تقسیم ہیں میں نے پوچھا کیا قیامت آگئی؟ انہوں نے کہا نہیں بلکہ ایک مسلمان نے سورت الاخلاص پڑھ کے ہمیں ایصال ثواب کیا ہم لوگ ایک سال سے اس کو آپس میں تقسیم کر رہے ہیں۔

یہی بات ملا علی بن سلطان القاری الھروی الحنفی (ت1014ھ) نے بھی نقل کی ہے۔

(مرقاۃ المفاتیح باب دفن المیت)

2: شیخ محی الدین محمد بن علی بن محمد ابن العربی الطائی الحاتمی الاندلسی (ت638ھ) فرماتے ہیں:

بَلَغَنِيْ عَنِ النَّبِيِّ أَنَّ مَنْ قَالَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ سَبْعِيْنَ أَلْفًا غُفِرَ لَهُ وَمَنْ قِيْلَ لَهُ غُفِرَ لَهُ أَيْضًا فَكُنْتُ ذَكَرْتُ التَّهْلِيْلَةَ بِالْعَدَدِ الْمَرْوِيِّ مِنْ غَيْرِ أَنْ أَنْوِيَ لِأَحَدٍ بِالْخُصُوْصِ بَلْ عَلَى الْوَجْهِ الْإِجْمَالِيِّ فَحَضَرْتُ طَعَامًا مَعَ بَعْضِ الْأَصْحَابِ وَفِيْهِمْ شَابٌّ مَشْهُوْرٌ بِالْكَشْفِ فَإِذَا هُوَ فِيْ أَثْنَاءِ الْأَكْلِ أَظْهَرَ الْبُكَاءَ فَسَأَلْتُهُ عَنِ السَّبَبِ فَقَالَ أَرَى أُمِّيْ فِي الْعَذَابِ فَوَهَبْتُ فِيْ بَاطِنِيْ ثَوَابَ التَّهْلِيْلَةِ الْمَذْكُوْرَةِ لَهَا فَضَحِكَ وَقَالَ إِنِّيْ أَرَاهَا الْآنَ فِيْ حُسْنِ الْمَآبِ قَالَ الشَّيْخُ فَعَرَفْتُ صِحَّةَ الْحَدِيْثِ بِصِحَّةِ كَشْفِهِ وَصِحَّةَ كَشْفِهِ بِصِحَّةِ الْحَدِيْثِ.

(مرقاۃ المفاتیح: باب ما علی المأموم من المتابعة للإمام وحکم المسبوق)

ترجمہ: میں نے ایک حدیث سن رکھی تھی کہ جو آدمی ستّر ہزار مرتبہ کلمہ طیبہ پڑھ کے کسی کو ایصال ثواب کرے گا تو اللہ تعالیٰ پڑھنے والے اور میت دونوں کی مغفرت فرمادیں گے چنانچہ میں نے ستر ہزار بار کلمہ اس نیت سے پڑھا لیکن کسی کو ایصال ثواب نہیں کیا۔ ہمارے پاس ایک نوجوان رہتا تھا، جس کے متعلّق یہ مشہور تھا کہ یہ صاحبِ کَشف ہے (جنت دوزخ کا بھی اِس کو کَشف ہوتا ہے) ایک مرتبہ وہ نوجوان ہمارے ساتھ کھانے میں شریک تھا کہ اچانک اُس نے رونا شروع کر دیا میں نے رونے کی وجہ پوچھی تو کہنے لگا میری ماں عذاب میں مبتلا ہے ابن العربی کہتے ہیں (مجھے خیال آیا کہ کلمہ طیبہ اُس کی ماں کو بخش دوں جس سے اِس کی سچائی کا بھی مجھے تجربہ ہو جائے گا) چنانچہ میں نے دل ہی دل میں اُس کی ماں کے لئے ایصال ثواب کی نیت کر دی تو وہ نوجوان ہنس کر کہنے لگا اب میں اپنی ماں کو اچھی جگہ دیکھ رہا ہوں۔ ابن العربی فرماتے ہیں مجھے اس سے دو فائدے ہوئے ایک تو حدیث کی صحت کا یقین ہو گیا اور دوسرا اس کے کشف کی حقیقیت بھی سامنے آگئی۔

3: امام حافظ محمد بن عبد الرحمن سخاوی شافعی (ت902ھ) نقل فرماتے ہیں:

اِنَّ اِمْرَأَةً جَاءَتْ إِلَى الْحَسَنِ الْبَصْرِيِّ فَقَالَتْ لَهُ يَا شَيْخُ تُوُفِّيَتْ لِي بُنَيَّةٌ وَأُرِيْدُ أَنْ أَرَاهَا فِي الْمَنَامِ فَقَالَ لَهَا الْحَسَنُ صَلِّي أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ وَاقْرَأِي فِي كُلِّ رَكْعَةٍ فَاتِحَةَ الْكِتَابِ مَرَّةً وَسُوْرَةَ اَلْهٰكُمُ التَّكَاثُرُ مَرَّةً وَذٰلِكَ بَعْدَ صَلَاةِ الْعِشَاءِ الْآخِرَةِ ثُمَّ اِضْجَعِي وَصَلِّي عَلَى النَّبِيِّ - صلى الله عليه وسلم - حَتّٰى تَنَامِي فَفَعَلَتْ ذٰلِكَ فَرَأَيْتُهَا فِي النَّوْمِ وَهِيَ فِي الْعُقُوبَةِ وَالْعَذَابِ، وَعَلَيْهَا لِبَاسُ الْقَطِرَانِ وَيَدَاهَا مَغْلُولَةٌ وَرِجْلَاهَا مُسَلْسِلَةٌ بِسِلَاسِلِ مِنَ النَّارِ فَلَمَّا اِنْتَبَهَتْ جَاءَتْ إِلَى الْحَسَنِ فَأَخْبَرَتْهُ بِالْقِصَّةِ فَقَالَ لَهَا تَصَدَّقِي بِصَدَقَةٍ لَعَلَّ اللهَ يَعْفُو عَنْهَا وَنَامَ الْحَسَنُ تِلْكَ اللَّيْلَةَ فَرَأَى كَأَنَّهُ فِي رَوْضَةٍ مِنْ رِيَاضِ الْجَنَّةِ وَرَأَى سَرِيْراً مَنْصُوباً وَعَلَيْهِ جَارِيَةٌ حَسْنَاءُ جَمِيْلَةٌ وَعَلَى رَأْسِهَا تَاجٌ مِنْ نُوْرٍ فَقَالَتْ يَا حَسَنُ اَتَعْرِفُنِي فَقَالَ لَا، فَقَالَتْ أَنَا ابْنَةُ تِلْكَ الْمَرْأَةِ الَّتِي أَمَرْتَهَا بِالصَّلٰوةِ عَلٰى مُحَمَّدٍ - صلى الله عليه وسلم فَقَالَ لَهَا الْحَسَنُ إِنَّ أُمَّكِ وَصَفَتْ لِي حَالَكِ بِغَيْرِ هٰذِهِ الرِّوَايَةِ فَقَالَتْ لَهُ هُوَ كَمَا قَالَتْ قَالَ فَبِمَاذَا بَلَغْتِ هٰذِهِ الْمَنْزِلَةَ فَقَالَتْ كُنَّا سَبْعِيْنَ أَلْفَ نَفْسٍ فِي الْعُقُوبَةِ وَالْعَذَابِ كَمَا وَصَفَتْ لَكَ وَالِدَتِي، فَعَبَرَ رَجُلٌ مِنَ الصَّالِحِيْنَ عَلٰى قُبُورِنَا وَصَلّٰى عَلَى النَّبِيِّ - صلى الله عليه وسلم - مَرَّةً وَجَعَلَ ثَوَابَهَا لَنَا فَقَبِلَهَا اللهُ عَزَّ وَجَلَّ مِنْهُ وَأُعْتِقْنَا كُلُّنَا مِنْ تِلْكَ الْعُقُوبَةِ وَذٰلِكَ الْعَذَابِ بِبَرَكَةِ الرَّجُلِ الصَّالِحِ وَبَلَغَ نَصِيْبِي مَا قَدْ رَأَيْتَهُ وَشَاهَدْتَهُ.

(القول البدیع: ص:136، 137)

ترجمہ: ایک عورت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ م110ھ کے پاس آئی اور عرض کیا کہ میری لڑکی کا انتقال ہو گیا، میری یہ تمنا ہے کہ میں اس کو خواب میں دیکھوں۔ حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ عشاء کی نماز پڑھ کر چار رکعت نفل نماز پڑھ اور ہر رکعت میں الحمد شریف کے بعد الهكم التكاثر پڑھ اور اس کے بعد لیٹ جا اور سونے تک نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھتی رہ۔ اس نے ایسا ہی کیا۔ اس نے لڑکی کو خواب میں دیکھا کہ نہایت ہی سخت عذاب میں ہے۔ تارکول کا لباس اس پر ہے۔ دونوں ہاتھ اس کے جکڑے ہوئے ہیں اور اس کے پاؤں آگ کی زنجیروں میں بندھے ہوئے ہیں۔ وہ صبح کو اٹھ کر پھر حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ کے پاس گئی۔ حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ اس کی طرف سے صدقہ کر۔ شاید اللہ جل شانہ اس کی وجہ سے تیری لڑکی کو معاف فرما دے۔ اگلے دن حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ نے خواب میں دیکھا کہ جنت کا ایک باغ ہے اور اس میں ایک بہت اونچا تخت ہے اور اس پر ایک بہت نہایت حسین و جمیل خوبصورت لڑکی بیٹھی ہوئی ہے۔ اس کے سر پر ایک نور کا تاج ہے۔ وہ کہنے لگی: حسن! تم نے مجھے بھی پہچانا؟ میں نے کہا: میں نے تو نہیں پہچانا۔ کہنے لگی: میں وہی لڑکی ہوں جس کی ماں کو تم نے درود شریف پڑھنے کا حکم دیا تھا یعنی عشاء کے بعد سونے تک حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ تیری ماں نے تو تیرا حال اس کے بالکل برعکس بتایا تھا جو میں دیکھ رہا ہوں۔ اس نے کہا کہ میری حالت وہی تھی جو ماں نے بیان کی تھی۔ میں نے پوچھا: پھر یہ مرتبہ کیسے حاصل ہو گیا؟ اس نے کہا کہ ہم ستر ہزار آدمی اسی عذاب میں مبتلا تھے جو میری ماں نے آپ سے بیان کیا۔ صلحاء میں سے ایک بزرگ کا گزر ہمارے قبرستان پر ہوا، انہوں نے ایک دفعہ درود شریف پڑھ کر اس کا ثواب ہم سب کو پہنچا دیا۔ ان کا درود اللہ تعالیٰ کے یہاں ایسا قبول ہوا کہ اس کی برکت سے ہم سب اس عذاب سے آزاد کر دیے گئے اور ان بزرگ کی برکت سے یہ رتبہ نصیب ہوا۔"